بسم اللہ الرحمان الرحیم

قرآن مجید حضرت عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ یہ قرار دیتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نبی اور رسول تھے۔ مگر عیسائی مسیحؑ کو انسانی جسم میں خدا قرار دیتے ہیں۔

تعجب ہے کہ یہودیوں نے حضرت یسوع مسیح کے ایک مجازی کلام سے غلط معنی لیکر کہ میں خدا کا بیٹا ہوں انہیں یہ الزام دیا تھا کہ یہ کفر کا کلمہ ہے کہ "تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے"
(یوحنا۳۳|۱۰)

حضرت مسیحؑ نے فوراً اس خیال کی تردید سے یہودیوں کو لاجواب کر دیا۔ مگر اب عیسائی دنیا کا اکثر حصہ یہودیوں کے الزام کو درست قرار دے رہا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ بشریت کے جامہ میں خدا ہونے کے مدعی تھے۔ حالانکہ مسیح نے یہودیوں کو یہ جواب دیا تھا:۔

"کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ جب کہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں) آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں۔"
(یوحنا۳۴_۳۶|۱۰)

حضرت مسیح نے یہودیوں کے الزام کو اس طرح ردّ کیا ہے کہ میرے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہنے سے یہ مطلب نہیں کہ میں آدمی ہو کر اپنے آپ کو در حقیقت خدا بناتا ہوں۔ بلکہ میرا اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہنا اسی طرح مجازی کلام ہے جس طرح کتاب مقدس میں انبیاء کو جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کے بیٹوں سے بڑھ کر خدا تک کہا گیا ہے جس طرح وہ حقیقی خدا نہیں بن گئے۔ ویسے ہی میں آدمی ہو کر خدا ہونے کا مدعی نہیں۔ اس لئے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔

ابن اللہ کا محاورہ

بائیبل میں ابن اللہ یا خدا کا بیٹا خدا کے پیاروں اور محبوبوں کے لئے بطور ایک عام محاورہ کے استعمال ہوتا تھا۔ حضرت مسیح بھی اسی محاورہ کے مطابق اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ چنانچہ کتاب مقدس میں لکھا ہے:۔

۱۔ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پلوٹھا ہے (خروج۲۲|۴)

۲۔ "اسرائیلیوں کے متعلق فرمایا:۔
"تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو" (استثناء۱|۱۴)

۳۔ حضرت سلمان کو کہا۔
"وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اس کا باپ ہوں گا (ا۔تواریخ۱۰|۲۲)

۴۔ خدا کا الہام پانے والوں کے متعلق کہا:۔
"میں نے تو کہا تم خدا ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔ پر تم بشر کی طرح مرو گے" (زبور۶_۷|۸۲)

۵۔ خود یسوع مسیح نے فرمایا:۔
"مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔" (متی۹|۵)

۶۔ سب مومن خدا کے فرزند ہیں (یوحنا۱۲|۱)

۷۔ جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوتا ہے
(یوحنا کا پہلا خط۷|۴)

۸۔ مومن خدا سے پیدا ہوئے۔ (یوحنا۱۳|۱)

۹۔ پولوس کہتا ہے:۔
"جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں۔ وہی خدا کے

بیٹے ہیں'' (رومیوں۸|۱۴)

۱۰۔اور عیسائیوں کے متعلق کہا:۔

''ہم خدا کے فرزند ہیں'' (رومیوں۸|۱۶)

پس حضرت مسیح کے اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہنے پر یہودیوں کا آپ پر یہ الزام کہ ''تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے''

(یوحنا۱۰|۳۴)

بالکل جھوٹا الزام تھا کیونکہ حضرت مسیح نے بائیبل کے عام محاورہ کے مطابق محبوب خدا کے معنوں میں اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہا تھا۔انجیل میں حضرت مسیح کا کوئی ایسا قول مذکور نہیں۔ جس میں یہ دعویٰ کیا ہو کہ میں حقیقی معنوں میں خدا کا بیٹا ہوں۔ یا خدا ہوں بلکہ انجیلی بیان کے مطابق وہ خدا کے حضور یوں عرض کرتے ہیں:۔

''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں'' (یوحنا۱۷|۳)

گویا ہمیشہ کی زندگی یعنی نجات ابدی کے لئے حضرت مسیح دو باتوں کا جاننا ضروری قرار دیتے ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ خدا واحد اور برحق ہے۔

دوم:۔ یہ کہ حضرت مسیح خدا کے بھیجے ہوئے یعنی رسول ہیں۔بھیجا ہوا اور بھیجنے ولا درحقیقت ایک نہیں ہو سکتے۔ پس مسیح خدائی کے دعویدار ہرگز نہ تھے۔

اور قرآن مجید اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں لکھا ہے:۔

ترجمہ:۔اے اہل کتاب دین میں زیادتی سے کام نہ لو اور خدا تعالیٰ کے متعلق صرف سچی بات کہو۔ یقیناً مسیح بن مریم اللہ کا رسول (بھیجا ہوا) ہے'' (النساء:۱۷۲)

نیز اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔

''ان لوگوں نے کفر کیا۔جنہوں نے کہا بے شک مسیح بن مریم خدا ہے'' (سورۃ مائدہ:۱۸)

پس قرآن مجید حضرت مسیح کے انجیلی بیان کی طرح یہودیوں کے حضرت مسیح پر دیئے گئے اس الزام کو درست قرار نہیں دیتا کہ:۔

''تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے'' (یوحنا۱۰|۳۳)

چونکہ عیسائیوں نے بدقسمتی سے یہودیوں کے الزام کو درست تسلیم کر کے مسیح کو آدمی کے وجود میں خدا مان لیا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کو یہ بتانا پڑا کہ مسیح کا دعویٰ خدائی کا نہ تھا بلکہ خدا کے رسول ہونے کا تھا۔انہیں خدا کہنا زیادتی ہے۔ وہ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم آج سے دو ہزار سال پہلے پیدا ہونے والے یسوع بن مریم کو خدا نہیں مانتے بلکہ مظہر اللہ مانتے ہیں۔ مگر دراصل مظہر اللہ سے مراد وہ خدا تعالیٰ کا انسانی جسم میں حقیقی ظہور قرار دیتے ہیں اور مسیح کو خدائے مجسم سمجھتے ہیں۔مظہر اللہ سے وہ حضرت مسیح کا دعویٰ نبی اور رسول ہونے کا مراد نہیں لیتے۔ حالانکہ مسیح کا دعویٰ از روئے انجیل صرف نبی اور رسول ہونے کا تھا۔ نہ کہ انسانی جسم میں خدا ہونے کا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت مسیح نے یہودیوں کی بدسلوکی اور تمسخر پر فرمایا:۔

''نبی اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا'' (مرقس۶|۴)

''کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا'' (لوقا۴|۲۴)

''نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا'' (یوحنا۴|۴۴)

اور خدا تعالیٰ کے حضور صاف اقرار کیا:۔

''ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق

کواور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں'' (یوحنا۱۷|۳)

پس یسوع مسیح خدا کے بھیجے ہوئے نبی اور رسول تھے۔ خدائے واحد اور برحق نہ تھے۔

نبی کے معنے عربی لغات ''المنجد'' میں جو عیسائیوں کی شائع کردہ ہے۔ یہ لکھے ہیں:۔

النبی: المخبر عن الغیب او المستقبل بالهام من الله (المنجد)

یعنی نبی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ سے غیب یا مستقبل کے متعلق خبر دینے والا ہو۔ پس نبی ملہَم ہوتا ہے۔ یعنی اس پر الہام ہوتا ہے اور خدا ملہِم ہوتا ہے۔ یعنی الہام کرنے والا۔ الہام کرنے والا خدا ہے اور جس پر الہام کیا گیا ہو وہ نبی ہے۔ یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے۔ لہذا مسیح جو نبی تھا الہام پانے والا تھا۔ وہ الہام کرنے والا یعنی خدا نہ تھا۔ یہی اناجیل کا خلاصہ ہے اور توحیدی عیسائیوں کا مذہب یہی ہے کہ حضرت مسیح خدا نہ تھے بلکہ خدا کے رسول اور نبی تھے۔ ہم مسلمان مسیح کے قول کے مطابق خدا کو واحد برحق اور یسوع مسیحؑ کو اس کا بھیجا ہوا جانتے ہیں۔ مسیح کو مجسم خدا ماننا مسیحؑ کے قول کے مطابق ہمیشہ کی زندگی سے محروم کر دیتا ہے۔ پس ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے مقام خوف ہے۔

مسیحؑ میں خدائی صفات موجود نہ تھیں

اگر یسوع مسیح خدائے مجسم ہوتا تو اس میں تمام خدائی صفات موجود ہوتیں کیونکہ صفات سے ہی شخصیت کی پہچان ہوتی ہے۔ جیسے انسان کی صفات اور ہیں اور حیوانوں کی اور۔ پرندوں کی اور جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

۱۔ خدا علیم ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ مگر انجیل میں آخری گھڑی کے علم کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

''لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا۔ مگر باپ'' (مرقس۱۳|۳۲)

جب قیامت یا آخری گھڑی کا علم بیٹے یعنی یسوع مسیح کو نہیں تو اس کا علم ناقص ہوا۔ ناقص علم والا خدا نہیں ہوسکتا۔ خدا صرف باپ ہوا جو کامل العلم ہے۔ نیز لکھا ہے:۔

''دوسرے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکلے تو اس کو (یسوع کو) بھوک لگی اور دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں پتے تھے دیکھ کر گیا کہ شاید اس میں کچھ پائے۔ مگر جب اس کے پاس پہنچا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا'' (مرقس۱۱|۱۲۔۱۳)

اگر یسوع مسیح خدا ہوتا تو اسے علم ہوتا کہ انجیر پھل سے خالی ہے اور اس کے قریب نہ جاتا وہ اس لئے گیا تھا کہ شاید اس میں کچھ پائے۔ مگر اس کا خیال درست نہ نکلا۔ خدا کا علم اس طرح ناقص نہیں ہوسکتا۔ پس یسوع مسیح خدا ہرگز نہ تھا۔

۲۔ یعقوب۱|۱۳ میں لکھا ہے:۔

''نہ تو خدا بدی سے آزمایا جاسکتا ہے۔ نہ وہ کسی کو آزماتا ہے''

مگر یسوع مسیح کے متعلق انجیل میں لکھا ہے:۔

''چالیس دن تک شیطان اسے آزماتا رہا'' (لوقا۱تا۲|۴)

پس چونکہ مسیح آزمایا گیا اس لئے ازروئے بائیبل وہ خدا نہ تھا

۳۔ اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کا محتاج نہیں۔ مگر مسیح نے رو رو کر خدا سے دعائیں اور منتیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔ (عبرانیوں۵|۷)

چونکہ یسوع مسیح خدا کے آگے صلیبی موت سے بچنے کی دعا مانگتا تھا لہذا وہ خدا نہ تھا بلکہ اس کی دعا سننے والا خدا تھا۔ یہ تو

نہیں ہوسکتا کہ مسیح خود ہی دعا کرنے والا ہو اور خود ہی دعا سننے والا بھی۔ اپنے آپ سے دعا کرنا تو بے معنی بات ہے۔ پس مسیح خدا نہ تھا کیونکہ اس نے عاجز بندوں کی طرح خدا کے حضور موت سے بچنے کی دعا کی جو سنی گئی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ مگر مسیح اللہ تعالیٰ کی طرح قدرت و اختیار کا مالک نہ تھا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

''اپنے دائیں بائیں کسی کو بٹھا دینا میرا کام نہیں۔ مگر جن کے لئے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا انہیں کے لئے ہے''

(متی ۲۳|۲۰)

جب مسیح خدا کے حکم کے بغیر کسی کو اپنے دائیں بائیں بٹھانے کا اختیار بھی نہیں رکھتا تو ماننا پڑے گا کہ وہ قادر مطلق نہ تھا اور چونکہ قادر مطلق نہ تھا بلکہ خدا باپ سے دیئے گئے اختیار کے ماتحت کام کرتا تھا اس لئے وہ محض نبی اور رسول تھا نہ خدائے مجسم۔

۵۔ مسیح کی حیثیت خدا کے بالمقابل انجیل میں یوں بیان ہوتی ہے:۔

ا۔ ''پس میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے'' (ا۔کرنتھیوں ۳|۱۱)

ب۔ ''خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے'' (ا۔تمطاؤس ۵|۲)

پس یسوع مسیح کے شاگرد اسے مردوں کا سردار اور خدا اور انسانوں کے بیچ میں ایک درمیانی انسان مانتے تھے نہ کہ خدا اور انسانوں کے درمیان ایک درمیانی خدا۔

☆☆☆☆☆

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

الوہیتِ مسیح

کا

ردّ

A Refutation of the divinity of Jesus

Language:-Urdū